REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم چہارشنبہ — ۱۵ جمادی الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵ | ۱۹ فتح ۱۳۳۵ ہش | ۱۹ دسمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ — ۱۸ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۱۸ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ خدا کے فضل سے دانتوں کو بہت حد تک فائدہ ہے۔ صرف خفیف سی درد باقی ہے۔ البتہ آج بخار یا بشیر کچھ زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ اور طبیعت میں کسی قدر گھبراہٹ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

روس سلامتی کونسل میں توسیع کی بدستور مخالفت کرتا رہیگا

جنرل اسمبلی میں روس کے نائب وزیر خارجہ کا اعلان

نیویارک ۱۸ دسمبر۔ سوویٹ یونین نے اعلان کیا ہے کہ جب تک چین کو اقوام متحدہ کا رکن نہیں بنایا جائے گا۔ اس وقت تک روس اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں توسیع کرنے کی مخالفت کرتا رہے گا۔ یہ اعلان کل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں سلامتی کونسل کے اراکین کی تعداد بڑھانے کے سوال پر بحث کے دوران روسی نائب وزیر خارجہ نے کیا۔ مغربی طاقتوں کے ایک ترجمان نے کل روس کے اس رویہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے سودے بازی سے تعبیر کیا اور کہا روس جس مطالبہ کو اب تک تسلیم نہیں کرا سکا۔ اب سودے بازی کے ذریعہ منوانا چاہتا ہے۔

روسی فوجوں کے دائرہ عمل کے متعلق پولینڈ اور روس کے درمیان سمجھوتہ

وارسا ۱۸ دسمبر۔ روس اور پولینڈ کے درمیان پولینڈ میں روسی فوجوں کی حیثیت سے متعلق ایک سمجھوتے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ سمجھوتے پر کل وارسا میں روس کی طرف سے وزیر خارجہ مسٹر شیپیلاف نے اور پولینڈ کی طرف سے وہاں کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے دستخط کئے۔ سمجھوتے کی کوئی تفصیل نہیں بتائی گئی۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ یہ سمجھوتہ پولینڈ میں روسی فوجوں کی نقل و حرکت اور دائرہ عمل سے تعلق رکھتا ہے۔

برطانوی وزیر اعظم دار العوام میں

لنڈن ۱۸ دسمبر۔ برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن جمیکا میں تین ہفتہ آرام کرنے کے بعد کل پہلی مرتبہ برطانوی دار العوام میں آئے۔ کنزرویٹو ممبروں نے پرجوش تالیوں سے ان کا استقبال کیا لیکن لیبر ممبران نے ان پر آوازے کسے۔ لیبر لیڈر مسٹر گیٹسکل نے کہا کہ مجھے خوشی ہے برطانیہ سے تشویشناک اطلاعات موصول ہونے کے باوجود مسٹر ایڈن کے آرام میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا۔

پورٹ سعید جلد سے جلد مصر کے حوالے کر دیا جائیگا

قاہرہ ۱۸ دسمبر۔ بین الاقوامی ہنگامی فوج کے کمانڈر جنرل برنز نے کہا ہے کہ عالمی فوج جتنی جلد ممکن ہو سکا۔ پورٹ سعید مصریوں کے حوالے کر دیگی۔ انہوں نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ عالمی فوج کا کچھ حصہ بعد میں بھی وہاں مقیم رہے گا۔ تاکہ وہ بحیرہ روم کے راستے آنے والی رسد کو وصول کرنے اور اسے مناسب مقامات پر پہنچانے کا انتظام کر سکے۔

جرمن نو مسلم ڈاکٹر زبیر بلٹاک صاحب بدھ کی شام کو ربوہ پہنچ رہے ہیں

ہمارے جرمن احمدی بھائی مکرم ڈاکٹر زبیر بلٹاک صاحب مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۵۶ء کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ تشریف لا رہے ہیں احباب وقت پر اسٹیشن پہنچکر ان کا استقبال کریں۔ (وکیل التبشیر)

دو مبلغین کرام کی مغربی افریقہ کو روانگی

مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد اور مکرم مولوی عبد الرشید صاحب شاہد مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۶ء کو بذریعہ چناب ایکسپریس اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مغربی افریقہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب کثرت سے سٹیشن پہنچکر اپنے مجاہد بھائیوں کو الوداع کہیں۔ (وکیل التبشیر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۵۶ء

جلسہ سالانہ اور دعائیں

آپ نے ناظر صاحب امور عامہ کا جلسہ سالانہ کے متعلق اعلان الفضل میں پڑھ لیا ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ جلسہ میں اس سال انشاء اللہ جیسا کہ ہر جلسہ پر ہوتا ہے۔ پہلے سے دوست کہیں زیادہ تعداد میں تشریف لائیں گے۔ الٰہی جماعتوں کی صداقت کی ایک بیّن دلیل یہ ہوتی ہے۔ کہ جماعت روز بروز ترقی کرتی ہے۔ اگر ہم پہلے جلسہ کی تعداد اور اس کے بعد آج تک کے جلسوں کی تعداد کے اعداد و شمار پر غور کریں۔ تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔ کہ ہر بعد میں ہونے والے جلسہ میں اس سے پہلے جلسہ کی نسبت حاضری بڑھتی چلی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ کی روز بروز ترقی کی یہ بھی ایک بیّن دلیل ہے۔ اس سے بھی ہم سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ایک حقانی جماعت ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق روز بروز بڑھا رہا ہے۔

پھر یہ اس بات کا بھی بیّن ثبوت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے افراد ان اغراض و مقاصد کے لئے جن کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی جماعتیں کھڑی کرتا ہے اس کی رضا کے مطابق بڑی حد تک کماحقہٗ قربانیاں کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کو اسی عرصہ تک ترقی کی منازل پر فائض کرتا ہے۔ جب تک جماعت کے ارکان اس کے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔

الغرض ہمیں یقین ہے۔ کہ اس سال جلسہ سالانہ پر زیادہ سے زیادہ احباب تشریف لائیں گے اور یقیناً پہلے جلسوں سے اس جلسہ کی حاضری بہت زیادہ ہوگی۔ اور ہمیں یہ بھی امید ہے۔ جیسا کہ ہماری جماعت اچھی طرح جانتی اور ہمیشہ اس پر عامل رہی ہے۔ کہ وہ ان باتوں کو مد نظر رکھے گی۔ جن کی طرف ناظر صاحب امور عامہ نے متذکرہ بالا اعلان میں توجہ دلائی ہے۔ ہم اس اداریہ میں آپ کی توجہ صرف ایک امر کی طرف پھر دلانا چاہتے ہیں۔ جس پر ناظر صاحب امور عامہ نے خاصکر زور دیا ہے۔ اور وہ حسب ذیل ہے۔

وہ تمام دوست جو اس موقعہ پر ربوہ تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔
ان کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان ایام کو خصوصیت کے ساتھ
دعاؤں اور ذکر الٰہی میں بسر کریں۔

جماعت جانتی ہے۔ کہ ہمارا جلسہ عام جلسوں کی طرح نہیں ہوتا۔ بے شک ہمارے جلسہ میں تقریریں بھی ہوتی ہیں۔ اور بجائے خود ان تقریروں کی بھی جہاں تک ازدیاد ایمان کا تعلق ہے۔ بہت بڑی وقعت ہے۔ لیکن وہ روحانی خصوصیات جو مرکز جماعت کے اس اجتماع کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور جو جلسہ کی حقیقی اغراض ہیں۔ وہ بہت زیادہ ہیں۔ جن میں یہ امر کہ ایک مقدس مقام میں اپنے امام کی قربت میں ہمیں اجتماعی اور انفرادی دعاؤں کا موقع حاصل ہے۔ خاص اہمیت رکھتا ہے۔

تمام الٰہی جماعتوں کی طرح دعائیں ہی ہمارا کاری ترین ہتھیار رہیں۔ زمانہ موجودہ کی زبان میں گویا دعائیں ہمارا ایٹم بم ہیں۔ آپ الٰہی جماعتوں کی ابتدائی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ خاصکر جن کا کسی قدر ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ الٰہی جماعتوں کا تمام دارومدار ہی دعاؤں پر ہوتا ہے۔ اور صرف دعائیں ہی ان کی کامیابی کی ضامن ہوتی ہیں۔

دنیاوی اسباب پر کامیابی اور ناکامی کا انحصار رکھنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو دعاؤں کی تاثیر کے منکر ہوتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ پر کوئی بھروسہ نہیں ہوتا۔ خواہ وہ زبان سے اللہ اللہ ہی کیوں نہ پکارتے ہوں۔ خاصکر جب ایک الٰہی جماعت کھڑی ہوتی ہے۔ تو وہ صرف ایک واحد شخصیت ہوتی ہے۔ جو دنیاوی نقطۂ نظر سے ہر لحاظ سے کمزور ترین انسان ہوتا ہے۔ ہمارا آقا سرور کائنات فخر ولد آدم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس کو ہی دیکھیں۔ آپ بچپن میں ہی والدین کے سائے سے محروم ہو گئے تھے۔ جب آپ جوان ہوئے۔ تو آپ کے پاس کوئی دنیوی ساز و سامان حتیٰ کہ سامانِ معیشت تک نہیں تھا۔ جب آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق نبوت کا دعویٰ فرمایا۔ تو آپ کی قوم آپ کی جانی دشمن بن گئی۔ شروع میں سوا ایک خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا ایک گیارہ سالہ بچے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سوائے ایک دوست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور سوائے آپ کے دادا عبدالمطلب اور چچا ابوطالب کے آپ کا اتنی بڑی پُردبدبہ قوم میں سے کوئی بھی یار و مددگار بلکہ غمخوار و ہمدرد تک نہیں تھا۔ قوم کے بڑے بڑے سردار آپ کے دشمن بن گئے تھے، جن کے پاس دنیا کے تمام ساز و سامان تھے۔ مال و دولت۔ طاقت و تحکم۔ اثر و رسوخ سب کچھ مخالفین کے قبضہ میں تھا۔ البتہ یکے بعد دیگر چند غلام چند بدیسی کمزور انسان آپ کی جماعت میں شامل ہوئے۔ ذرا غور فرمایئے۔ ایسی کمزور اور بے کس حالت میں ایسے طاقتور دشمنوں سے آپ کو کون محفوظ رکھنے والا تھا؟ وہ اللہ تعالیٰ ہی تھا۔ دوسرے لفظوں میں وہ آپ کی دن رات کی دعائیں ہی تھیں۔ وہ غارِ حرا کی متواتر دعائیں تھیں۔ دن کی روشنی اور رات کی تاریکیوں میں مانگی ہوئی دعائیں تھیں۔ گھر میں۔ جنگل میں۔ اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے ہر لحظہ ہر وقت کعبۃ اللہ کی دیواروں اور پہاڑیوں کی چٹانوں سے ٹکرانے والی اور صحرا کی فضا میں تڑپنے والی دعائیں تھیں۔ جو آپ کے دل سے نکل نکل کر آسمان کی رفعتوں کو چھوتی تھیں۔

آج مستشرقین اور شاید بعض اسباب پرست مسلمان بھی جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح کے اسباب تلاش کرنے کے لئے اپنی عقلوں کے گوشے ٹٹولتے ہیں۔ مگر ناکام رہتے ہیں۔ انہیں ان فتحوں کے حقیقی سبب تک رسائی اس لئے نہیں ہوتی۔ کہ وہ دعاؤں کی تاثیر سے منکر ہیں۔ اس فتح کی دراصل حقیقی وجہ وہ عظیم الشان دعا ہی تھی۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میدانِ جنگ میں مانگی تھی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسی دعا کی وجہ سے آسمان زمین پر اتر آیا تھا۔ ہاں ہاں اللہ تعالیٰ کے فرشتے بلکہ خود اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کو دوڑتا ہوا پہنچ گیا تھا۔

مارمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمٰی

یہ اسی دعا کی تاثیر تھی۔

آج دنیا کے پردہ پر صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ جو دعاؤں کی اس تاثیر کو حقیقی طور پر سچ مچ مانتی ہے۔ ایمان محکم رکھتی ہے۔ جو حق الیقین تک پہنچا ہوا ہے۔ ہاں! حق الیقین تک کیونکہ اس نے یہ اعجاز اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کئے ہیں۔ اپنے حواس سے تجربہ کئے ہیں۔ خود ان کے اندر داخل ہو کر محسوس کئے ہیں۔ سنی سنائی نہیں۔ دعاؤں کے زندہ اور جیتے جاگتے نشان۔ چمکتے ہوئے مہر نیم روز کی طرح درخشاں نشان۔ دعاؤں کی تاثیر کے نشان۔ اس لئے۔

ہمارا کاری ترین ہتھیار۔ ہمارا ایٹم بم ...... ہماری دعائیں ہیں۔ ہم حق الیقین رکھتے ہیں۔ کہ ہماری دعائیں آسمان کی رفعتوں کو چھوتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو کھینچتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے سنتا تھا۔ آج بھی وہ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور مدد کو دوڑتا ہوا آتا ہے۔ وہ یہی معجزہ آج بھی دکھاتا ہے۔ جو اس نے ہمیشہ دکھایا ہے۔ جس جماعت کو وہ خود اپنے نام کی تقدیس و تسبیح کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ اس کو دعاؤں کا ایٹم بم بھی دیتا ہے۔ وہ دعائیں جن میں تاثیر ہوتی ہے۔ جن میں گداز کر دینے والی تمازت ہوتی ہے۔

اس لئے ہمارا ہتھیار دعائیں ہیں۔ اس ہتھیار کا مقابلہ دنیا کی کوئی قوت نہیں کر سکتی۔ دنیا کی ساری قوتیں مل کر بھی نہیں کر سکتیں۔ خواہ ان قوتوں کو لاکھوں کروڑوں گنا ہی کیوں نہ کر دیا جائے۔

اس لئے جلسہ سالانہ کی عظیم ترین نعمت وہ اجتماعی اور انفرادی دعائیں ہیں۔ جو ہم نمازوں میں اپنے امام کی اقتداء میں اور گھروں میں رہائش گاہوں میں کوہ دمن میں دن کو رات کو اپنے مرکز ربوہ مقدس میں مانگیں گے

اس لئے آؤ زیادہ سے زیادہ تعداد میں آؤ۔ اور اس پاک زمین پر سر بسجود ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں۔ مل مل کر۔ تنہا تنہا۔ دم بدم۔ ہر وقت۔ صبح ہو یا شام۔ دن ہو یا رات۔ دعائیں کریں۔ دل کھول کر اپنے رب رحیم کے سامنے جھک جھک کر دعائیں کریں۔ یہی ہماری پناہ ہے۔ یہی ہمارا ایٹم بم ہے۔

اعلان

ایام جلسہ سالانہ میں دفتر دار القضاء انشاء اللہ کھلا رہے گا۔ متعلقہ احباب ضروری معلومات حاصل فرما سکتے ہیں۔

(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رویائے صادقہ پر غیر مبائعین کو "انتہائی صدمہ"

پیغام صلح کی تعبیر پر ایک نظر

عدم نامزدگی خدائی تقدیر پر اثر انداز نہیں ہوسکتی

از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

مکرم ملک حسن محمد خان صاحب المہ آبادی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خواب" کے زیر عنوان ایک مضمون "الفضل" ۳۰ نومبر میں شائع کیا ہے۔ قاشوں والی رویا مندرجہ براہین احمدیہ حصہ سوم کو درج کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس رویائے صادقہ سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ خلافت کی ایک قاش کے ماباقی قاشیں حسب کی حسب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن میں ڈال دی ہیں جس سے خیال میں خلافتِ اولےٰ کے بعد اب سلسلہ خلافت قیامت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں چلے گا۔ انشاء اللہ!"

ظاہر ہے کہ اس سارے سے استدلال پر جسے مکرم ملک صاحب نے "میرے خیال میں" کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔ کسی کے ناراض ہونے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رویا کو سرے سے مانتے ہی نہیں۔ اس لئے ان کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ باقی رہے غیر مبائعین سو ان کے لئے بھی کوئی وجہ ناراضگی نہ تھی۔ نفس رویا کو وہ صادق کہتے ہیں۔ باقی رہی اس کی وہ تعبیر جو مکرم ملک حسن محمد صاحب نے تحریر کی ہے۔ سو اگر وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک درست ہے۔ تو انہیں چیں بہ جبیں ہونے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی اس کا کوئی فائدہ ہوگا۔ اگر وہ تعبیر عند اللہ درست نہیں تو پھر بھی کوئی وجہ پریشانی نہیں۔ یہ رویا مستقبل سے تعلق رکھتی ہے خدا تعالےٰ خود اپنے فعل سے اصل حقیقت ظاہر فرما دے گا۔ فی الحال تو "خیال" اور "رائے" کا ہی سوال ہے۔

واقعیت تو یہی ہے۔ اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ مگر آیئے اب ہم بتائیں کہ ہوا کیا ہے؟ اخبار پیغام صلح نے ملک حسن محمد صاحب کے نوٹ کے جواب میں ڈیڑھ صفحے کا ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا خلاصہ مضمون نگار غلام رسول صاحب ۳۵ کے الفاظ میں یہ ہے کہ:۔

"حضرت مسیح موعود کے اس رویائے صادقہ کو پڑھ کر مجھے نہایت ہی صدمہ ہوا اور میں دیر تک علمائے ربوہ کی علمی گراوٹ پر افسوس کے آنسو بہاتا رہا۔" صہ۹

گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رویائے صادقہ کو پڑھ کر انتہائی صدمہ ہوتا ہے۔ قارئین کرام غور کریں۔ کہ اگر یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان رکھنے والے ہوتے تو کیا یہی لکھتے کہ ہمیں "حضرت مسیح موعود کے اس رویائے صادقہ کو پڑھ کر نہایت ہی صدمہ ہوا۔" اگر واقعی رویا کو صادق مانتے تھے۔ تو اس کو پڑھنے سے خوشی ہونی چاہیئے نہ کہ "صدمہ" امید ہے کہ اب ان لوگوں کو "بلی تھیلے سے باہر آگئی" کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

ایسا آدمی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کا دعوےٰ کرے۔ اور آپ کی رویا کو رویائے صادقہ قرار دے مگر اسے اس "رویائے صادقہ" کو پڑھنے سے "نہایت ہی صدمہ" ہو وہ اگر علمائے ربوہ (جن سے وہ کل تک پڑھتا رہا ہے) کی علمی گراوٹ پر "افسوس کے آنسو" نہ بہائے تو اور کیا کرے۔ بہر حال اس فقرہ سے اہل پیغام کی اس ذہنیت کا پتہ چلتا ہے۔ جو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رویائے صادقہ کے بارے میں رکھتے ہیں۔ آیئے اب ہم بتائیں کہ پیغام صلح نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رویا کی کیا تعبیر کی ہے۔ لکھا ہے:۔

"دراصل وہ قاشیں جو رسول کریمؐ نے مسیح موعود علیہ السلام کے دامن میں ڈالی تھیں۔ وہ اس طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ حضور کو ایسے روشن دلائل دیئے جائیں گے۔ جو اپنے اندر وہ حلاوت کی شیرینی اور مٹھاس لئے ہوئے ہوں گے۔ اور حضور ان دلائل کو ہر کتاب میں جمع کر دیں گے ان دلائل کے قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہونے کی وجہ سے خواب میں اس کتاب کا نام آپ نے قطبی رکھا۔ اس خواب میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ سے ایک مردہ کا زندہ ہونا اور حضرت مسیح موعودؑ کے پیچھے کھڑا ہونا جو بیان کیا گیا ہے۔ واقعات بتاتے ہیں۔ کہ وہ حضرت مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ جن کو ان قاشوں میں سے ایک حضرت نبی کریم صلعم نے مسیح موعودؑ کے دست مبارک سے عطا کی۔ حضرت مولانا نور الدین صاحب کو حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ سے روحانی زندگی نصیب ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے کھڑے ہونے سے اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے وصال کے

ہماری دُعا

غلبۂ اسلام وابستہ ہے تیری ذات سے

حافظ و ناصر ہے تیرا بالیقیں ربّ الودود

تیرا بڑھنا روزِ اوّل سے مقدّر ہو چکا

تُو تو بڑھتا ہی رہے گا کوشش دشمن چہ سود

تیرا یہ اسحٰق کرتا ہے دُعا صبح و مسا

دیر تک ہم میں رہے یہ تیرا با برکت وجُود

محمد اسحٰق نثار۔ گنج مغل پورہ لاہور

بعد ساری قوم متفقہ طور پر آپ کو خلیفۃ المسیح تسلیم کرے گی"

(پیغام صلح ۵؍ دسمبر ۱۹۵۶ء ص ۱)

اگر مضمون نگار انتہائی ہیں غور کرے گا۔ اور دوسرے غیر مبایعین بھی سوچیں گے۔ تو اس اقتباس کی آخری سطور سے جنہیں جلی کر دیا گیا ہے۔ ان پر صاف کھل جائے گا کہ جب پہلی قناش کا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے گمراہ ہونے سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا متفقہ طور پر خلیفۃ المسیح منتخب ہونا مراد ہے تو باقی قاشوں سے کیوں باقی خلفاء مراد نہیں ہیں؟ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ حسن خلائق کی اشاعت کریں گے اور پھر جب ساری قاشیں خواب میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن میں ڈال دی ہیں۔ تو کیوں نہ اس سے یہ مراد لیا جائے کہ آئندہ جماعت احمدیہ کے سارے خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت میں سے ہوں گے؟ کیا خود ایڈیٹر پیغام صلح بتا سکتے ہیں کہ ان کے مضمون نگار کی مذکورہ بالا تعبیر سے مکرم جناب ملک حسن محمد صاحب کی بیان کردہ تعبیر کی تردید ہوتی ہے یا تصدیق؟ ع

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

ہم سمجھتے ہیں کہ جن لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے ذاتی بغض ہے ان پر ملک حسن محمد صاحب کی تعبیر ضرور شاق گذرے گی۔ اہل پیغام دیرینہ طور پر اور نئے منحرفین ماضی قریب سے بہر حال اس بغض میں مبتلا ہیں۔ اس لئے انہیں ملک صاحب کے نوٹ سے طبعی طور پر تکلیف پہنچی تھی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ غلام رسول صاحب ۳۵ نے لکھا ہے کہ:-

"ایک طرف یہ کہا جاتا ہے کہ اپنے بیٹے کو خلافت کے لئے نامزد کرنا ان کا منشاء نہیں نہ یہ جائز ہے اور دوسری طرف ایسے مضامین کی اشاعت سے یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ خلافت کو گھر کی لونڈی بنا لیا جائے کیا اس پر بلی تھیلہ سے باہر آگئی کی ضرب المثل صادق نہیں آتی؟"

یہ تو درست ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے بیٹے کو خلافت کے لئے نامزد کرنا نہیں چاہتے۔ اور نہ ہی آپ اسے جائز سمجھتے ہیں۔ آپ نے اس کا صاف اعلان مدتوں پہلے سے کر رکھا ہے۔ اور گذشتہ دنوں میں بھی اس کا اعادہ فرمایا ہے۔ مگر آپ کے نامزد نہ کرنے سے خدا تعالیٰ کی تقدیر پر تو کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ اگر اللہ تعالیٰ جماعت کے دلوں میں یہی القاء کرے کہ وہ آپ کے بیٹوں یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں سے کسی کو انتخاب کرے تو کیا کوئی شخص اس خدائی فعل میں مزاحم ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے

"اک سے ہزار ہوویں بابرگ و بار ہوویں"

کے مطابق حضور علیہ السلام کا خاندان پھولا پھلا باغ ہے۔ بے شک کسی خلیفہ کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے بیٹے یا قریبی رشتہ دار کو نامزد کر جائے مگر اس کا یہ بھی حق نہیں کہ وہ جماعت کو اپنے رشتہ داروں کی اہلیت کے باوجود ان میں سے کسی کو منتخب کرنے سے منع کر جائے اگر یہ صورت اختیار کی جائے تو اس کے معنے تو یہ ہوں گے۔ کہ کسی نبی یا خلیفہ کا بیٹا یا رشتہ دار ہونا کوئی جرم ہے۔ جس کی سزا میں وہ انتخاب نہیں کئے جا سکتے۔ ملک حسن محمد صاحب کے جس مضمون کی طرف م ۳۵ صاحب کا اشارہ ہے۔ اس میں تو ایک رؤیا کی تعبیر مذکور ہے اور بس۔ رؤیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور اس سے اللہ تعالیٰ کے منشاء کا اظہار ہوتا ہے اس لئے کسی خلیفہ کے نامزد نہ کرنے کے اپنے منشاء سے یہ کس طرح نکل آیا کہ اب اللہ تعالیٰ کو بھی رؤیا میں اپنی منشاء کے اظہار کرنے کا حق باقی نہیں رہا۔ یاد رہے قلوب مومنین میں اس بارے میں القاء یا تحریک نہیں کر سکتا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نامزد نہیں فرمایا تھا۔ مگر یہ ضرور فرمایا تھا

یأبی اللہ والمومنون الا ابابکر

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب المناقب)

کہ اللہ تعالیٰ اور مومن ابو بکرؓ کے سوا کسی اور خلیفہ کو نہ مانیں گے۔ پس یہ کہنا درست نہیں کہ اگر خلیفہ اپنے بیٹے کو نامزد نہیں کر سکتا۔ تو اس کا یہ بھی فرض ہے کہ لوگوں کو وصیت کر جائے کہ میرے بیٹے کے قابل، متقی اور اہل ہونے کے باوجود تم نے اسکو منتخب نہیں کرنا۔ بلکہ اگر اللہ تعالیٰ رؤیا یا القاء کے ذریعہ سے تم پر اپنے منشاء کو ظاہر کرے۔ تب بھی اس منشاء کی مخالفت کرنا کیونکہ خلیفہ یا نبی کے خاندان میں سے ہونا ایسا جرم ہے کہ اس کے بعد ہزار تقوے شعار ہو ہزار اہل و قابل ہو۔ بہر حال اسے جماعتی انتخاب میں آنے سے محروم رکھا جائے گا۔ کیونکہ اگر اسے جائز سمجھا گیا۔ اور خدائی منشاء کے پورا کرنے کے لئے جماعت نے خلیفہ کے کسی رشتہ دار کو منتخب کر لیا۔ تو اس سے لازم آجائیگا کہ "خلافت کو گھر کی لونڈی بنا لیا گیا ہے" ناظرین غور فرمائیں کہ "یہ وہ نظریہ" ہے جسے غیر مبایعین جماعت احمدیہ سے منوانا چاہتے ہیں۔ درحقیقت یہی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قلبی بغض ہے۔ جس کی وجہ سے تازہ منحرفین روز بروز احمدیہ عقائد سے دور سے دور تر جا رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہیں اور آپ نے اپنی ذریت طیبہ کے لئے بے شمار دعائیں کی ہیں۔ آپ نے اپنی جماعت کے لئے بھی بکثرت دعائیں کی ہیں۔ آپ کے الہامات میں جہاں جماعت میں عام افراد کے لئے رحمتوں اور برکتوں کے وعدے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے افراد کے لئے اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان برکات کے وعدے فرمائے ہیں۔

سپیشل ٹرینوں کے متعلق اطلاع

امسال جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر ربوہ تشریف لانے والے احباب جماعت کی سہولت کے لئے خاص طور پر سپیشل ٹرینوں اور ڈیزل کاروں کا انتظام کروایا گیا ہے۔ اس لئے تمام دوستوں کو چاہیئے کہ ربوہ آنے اور واپس جانے کا پروگرام مندرجہ ذیل سپیشل ٹرینوں کے مطابق بنائیں۔ تا آئندہ ہمیں انتظامات وسیع کروانے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔

(۱) ایک سپیشل ٹرین ۲۵/۱۲/۵۶ کو دس بجکر اٹھارہ منٹ پر لاہور سے روانہ ہوگی۔ اور تین بجے ربوہ پہنچے گی
(۲) ایک سپیشل ٹرین ۲۵/۱۲/۵۶ کو سیالکوٹ سے نو بجکر بائیس منٹ پر چلکر ۵ بجے ربوہ پہنچے گی۔
(۳) ایک اور سپیشل ٹرین ۲۵/۱۲/۵۶ کو نارووال سے بارہ بجے چلے گی جو رات ۸ بجے ربوہ پہنچے گی
(۴) ایک سپیشل ٹرین ۲۵/۱۲/۵۶ کو لائلپور سے رات آٹھ بجکر تیس منٹ پر چلے گی۔ جو ربوہ دس بجے پہنچے گی۔
(۵) ایک سپیشل ٹرین ۲۶/۱۲/۵۶ کو سرگودھا سے چھ بجکر بیس منٹ پر چل کر ۳۰-۷ پر ربوہ پہنچے گی۔

ڈیزل کاریں

دو ڈیزل کارز لائلپور اور سرگودھا کے درمیان چکر لگائیں گی۔ اور ۲۴/۱۲/۵۶ سے لے کر ـــــــ ۳۰/۱۲/۵۶ تک متواتر کام کرتی رہیں گی۔ ہاں [illegible] ۲۵/۱۲/۵۶ کو یہ کارز بند رہیں گی۔ کیونکہ سپیشل ٹرینوں کی آمد کی وجہ سے راستہ بند ہوگا۔

کاروں کا پروگرام یہ ہوگا

لائلپور ۲۴/۱۲/۵۶	سرگودھا ۲۴/۱۲/۵۶
۴ ـــ ۵۵	۴ ـــ ۳۵
۱۱ ـــ ۵۰	۱۰ ـــ ۵۰
۱۸ ـــ ۳۰	۱۷ ـــ ۴۵

واپسی کا پروگرام

۲۸/۱۲/۵۶ کو شام کو دس بجکر پندرہ منٹ پر گاڑی لاہور روانہ ہوگی
۲۹/۱۲/۵۶ کی صبح کو چھ بجکر چالیس منٹ پر سیالکوٹ کیلئے گاڑی روانہ ہوگی
۲۹/۱۲/۵۶ کی صبح کو پانچ بجکر بیس منٹ پر نارووال کو گاڑی چلے گی۔

مذکورہ بالا پروگرام کے علاوہ روانگی کے لئے ڈیزل کاروں کا بھی انتظام ہوگا۔

میں جہاں تمام احباب جماعت سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ مندرجہ بالا پروگرام کو مدنظر رکھکر اپنا رخت سفر باندھیں۔ وہاں مکرم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور۔ مکرم جناب امیر صاحب سیالکوٹ۔ اور مکرم جناب امیر صاحب سرگودھا سے خاص طور پر یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنی تمام جماعتوں کو اس پروگرام کے ماتحت سفر کرنے کی بار بار تلقین کریں گے۔ کیونکہ یہ انتظام ہی احمدی بھائیوں کی سہولت کی خاطر مرتب کروایا گیا ہے۔ جس سے ہر احمدی دوست کو فائدہ اٹھانا چاہیئے

نوٹ:۔ سپیشل ٹرینوں کے علاوہ موٹروں اور لاریوں کا بھی انتظام ہوگا۔ جس کے لئے عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

(ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ)

پس جماعت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "دامن" ہے۔ مگر آپ کے بچے اور بچیاں جسمانی اور روحانی دوہرے تعلق کی وجہ سے لفظ "دامن" کے بدرجہ اولیٰ مصداق ہیں غیر مبایعین سے میں پوچھتا ہوں۔ کہ وہ مکرم ملک حسن محمد صاحب کی مذکورۃ الصدر تعبیر پر تو جز بز ہو رہے ہیں۔ وہ ذرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل واضح اور غیر مبہم الفاظ پر تو غور کریں۔ حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان (سادات) کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا۔ اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی۔ اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے۔ کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۶۴، ۶۵)

کتنے واضح اور نمایاں الفاظ ہیں۔ اور کس قدر صراحت سے یہ پیشگوئی بیان کی گئی ہے۔ کہ:-

(الف) "خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔"

(ب) "اس سے وہ اولاد پیدا کرے گا جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے۔"

(ج) "خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔"

کیا اس کے بعد بھی ان لوگوں کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صادق۔ راستباز اور منجانب اللہ مانتے ہیں۔ دیانتداری سے یہ گنجائش باقی ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے بغض رکھیں۔ اور واضح پیشگوئیوں کے باوجود ان کے خلاف منصوبے باندھیں۔ اور ساتھ یہ دعویٰ بھی کریں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کی وحی میں ابراہیم بھی قرار دیا ہے۔ اور قرآن مجید میں آیا ہے۔ وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ (عنکبوت) ہم نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں نبوت کو رکھ دیا تھا۔

قرآن پاک نے ازواج مطہرات کو دوہری ذمہ داری کے نیچے رکھا ہے۔ مگر ساتھ ہی ان کے نیکوکار ہونے کی صورت میں ان کے لئے ثواب بھی دوچند قرار دیا۔ اس قسم کے الٰہی فیصلوں کو نبوت یا خلافت کو گھر کی لونڈی بنانے سے تعبیر کرنا انتہا درجہ کی کور ذوقی اور بدفہمی ہوتی ہے۔

بلاشبہ یہ درست ہے۔ کہ خلفاء خدا تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ اور خلیفہ کی موجودگی میں آئندہ انتخاب کے بارے میں کسی رنگ میں بھی غور کرنا نامناسب ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے پہلی نظر میں مجھے بھی ملک حسن محمد صاحب کا نوٹ بے وقت معلوم ہو رہا تھا مگر جونہی میں نے سوچا کہ اس وقت اندرونی طور پر حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے گھرانے کو لوگوں کی نظروں میں گرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور ان کے بارے میں غلط پراپیگنڈا کر کے معترضین اپنے منصوبوں کو بروئے کار لانا چاہتے ہیں۔ تو فوراً میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ درحقیقت ملک حسن محمد صاحب ایسے پرانے صحابی نے اللہ آباد ریاست بہاولپور کے دور علاقے سے یہ نوٹ اللہ تعالیٰ کی مصلحت کے ماتحت ہی شائع کرایا ہے۔ پس اصولی طور پر یہ واضح ہے۔ کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ مگر وہ بعض دفعہ جماعت کے ہر ہر شخص کے لئے نیکی و تقویٰ کے دروازوں کے کھلا ہونے کے باوجود تصریحاً یا اشارۃً "لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان" (بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۵۵۰) کی قسم کی حدبندیوں کا اعلان بھی کروا دیتا ہے۔ ہاں یہ بالکل درست ہے کہ تفسیری اور تعبیری بیان وہی درست سمجھا جائے گا۔ جس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کا فعل کر دے گا۔ واللہ غالب علیٰ امرہٖ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی مجلس میں پانچ منٹ

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین حواریوں میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو خاص درجہ حاصل ہے۔ آپ اب بہت بوڑھے ہو چکے ہیں۔ اور عموماً گھر پر ہی سارا وقت گزارتے ہیں۔ ان میں چلنے پھرنے کی زیادہ طاقت نہیں ہے۔ کل بعد نماز مغرب جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور بعض طلباء وغیرہم حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی عیادت اور بیمارپرسی کے لئے ان کے مکان پر حاضر ہوئے۔ آپ سب سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ اور مختصر باتیں کرتے رہے۔ ساری باتیں دین ہی کے متعلق تھیں۔ میری درخواست پر اس موقعہ پر آپ نے ہاتھ اٹھا کر بھی سب کے لئے دعا فرمائی۔ حضرت مفتی صاحب کا عام طریق یہ ہے۔ کہ آپ الحمد اور درود شریف کے بعد بآواز بلند دعا فرماتے ہیں۔ کل کی دعا میں آپ کے الفاظ اور پھر دعا کی جامعیت سے سب پر رقت طاری تھی۔ اور کچھ لمحات کے لئے جو بے حد سرعت سے گزر گئے۔ خاص کیف پیدا ہو گیا تھا۔ حضرت مفتی صاحب نے بے ساختہ طور پر اپنے طریق کے مطابق اسلام اور احمدیت کے مقاصد کے پورا ہونے کے لئے دعا کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے دردمندانہ لہجہ میں دعا فرمائی۔ سب جماعت کے مصیبت زدوں اور محتاجوں کے لئے دعا کی۔ سلسلہ کی ترقی کے لئے دعا کی۔ سب حاضرین کے جملہ نیک مقاصد کے پورا ہونے کے لئے دعا کی۔ قادیان اور ربوہ کے سب باشندوں کے لئے دعا کی۔ طالب علموں اور امتحانوں میں شامل ہونے والوں کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ غرض آپ کی دعا جامع تھی۔ اور سب پر حاوی تھی۔

ہم حدیث نبوی اَلْعِیَادَۃُ کا لفواق کے مطابق تھوڑی ہی دیر کے بعد اجازت لے کر واپس آ گئے۔ مگر یہ واقعہ ان واقعات و تاثرات میں سے ایک ہے۔ جو انسانی زندگی میں ناقابل فراموش ہوتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب اطال اللہ بقاءہ ان چند نادر ہستیوں میں سے ہیں۔ جن کے ایثار و فدائیت کی مثال نایاب ہے۔ یہ وہ روشن شمعیں ہیں۔ جو بزم احمدیت کو روز اول سے مسلسل و پیہم منور کر رہی ہیں۔ احباب کو ان نیک اور مقدس بزرگوں سے مل کر روحانی جلا حاصل کرنا چاہیئے۔ اور کونوا مع الصادقین کی مکانی تعمیل بھی کرنی چاہیئے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری ۱۲ دسمبر ۱۹۵۶ء)

"اپنے خون کے آخری قطرہ تک کو خدا تعالیٰ اور اسلام کی راہ میں بہا دو"

"آج اسلام جس مدد کا محتاج ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ جس قدر مدد کا محتاج آج اسلام ہے۔ اور کوئی مذہب نہیں۔ فرض کرو اگر عیسائیت دنیا میں غالب آ جائے۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ خدا تعالیٰ کا نام دنیا سے مٹ گیا۔ بدر کے موقعہ پر جب مسلمانوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ یعنی وہ تین سو کے قریب تھے۔ اور کفار کا لشکر بہت زیادہ تھا اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ اگر آج مسلمانوں کا یہ چھوٹا سا گروہ مٹ گیا۔ تو دنیا میں تیری عبادت کرنے والا کوئی باقی نہیں رہے گا۔ وہی حال آج احمدیت کا ہے۔ اگر یہ غالب نہ آئے۔ اگر احمدیت کا درخت مرجھا کر رہ گیا۔ تو دنیا میں خدا تعالیٰ کا نام لینے والا کوئی باقی نہیں رہے گا۔

پس چاہیئے۔ کہ ہمارے سامنے خواہ کس قدر مشکلات ہوں۔ ہم اپنے خون کے آخری قطرہ تک کو خدا تعالیٰ اور اسلام کی راہ میں بہا دیں۔" (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا اقتباس کی روشنی میں ہم پر لازم ہے۔ کہ ہم اپنا محاسبہ کریں۔ کہ کیا ہم نے تحریک جدید کے نئے سال کا وعدہ کر دیا ہے۔ اور کیا وہ وعدہ ہماری حیثیت سے کم تو نہیں۔

(خاکسار قریشی فیروز محی الدین مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کرم الٰہی صاحب آف لالہ موسیٰ متوجہ ہوں

کرم الٰہی ولد فضل الٰہی صاحب آف لالہ موسیٰ محلہ حاجی پورہ جو کہ پہلے کراچی میں کام کرتا تھا۔ اب سنا ہے کہ وہاں سے شاہ چلا آیا ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیدیں۔ یا اگر وہ خود اعلان پڑھیں۔ تو فوراً گھر تشریف لے آویں۔ کیونکہ ان کی ملازمت کا بندوبست ہو گیا ہے۔ حاجی اللہ دتا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ محلہ حاجی پورہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے بعد

مجالس کی حالت میں افسوسناک جمود

اس سے قبل آپ کی نظر سے الفضل میں گزر چکا ہوگا کہ اجتماع کے بعد سے مجالس میں جمود کی سی حالت ہے اور چندہ جات کی ترسیل میں غیر معمولی کمی واقع ہوگئی ہے۔ اب اعلان ہذا کے ذریعہ مزید وضاحت کرنے پر مجبور ہوں کہ عام طریق کے مطابق جہاں ضروری ہے کہ جلسہ سے قبل خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے کارکنان کو دسمبر کی تنخواہ بھی دیدی جائے وہاں حالت یہ ہے کہ ان کو ابھی تک نومبر کی تنخواہ بھی نہیں مل سکی۔ لہٰذا جملہ قائدین حضرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ واریوں کی طرف فوری توجہ دیں اور جمع شدہ رقوم جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں اور آئندہ ہر ماہ باقاعدگی سے معینہ تاریخ پر چندہ جات کی رقوم مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوا کریں۔ مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین اضلاع لاہور ڈویژن کے لئے ایک ضروری اعلان

تمام قائدین اضلاع لاہور ڈویژن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مورخہ ۵۶-۱۲-۲۶ کو ۸ بجے شب قائدین اضلاع لاہور ڈویژن کی ایک میٹنگ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے میٹنگ ہال میں ہوگی جس میں آئندہ سال کے لئے قائد علاقہ (معاون نائب صدر) کا انتخاب ہوگا تمام قائدین اضلاع لاہور ڈویژن کی اس میں حاضری ضروری ہے۔ اس لئے سب دوست تاریخ مقررہ پر ٹھیک وقت پر تشریف لاکر میٹنگ میں شامل ہوکر عند اللہ ماجور ہوں۔ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مصباح کے متعلق

ماہ جنوری ۱۹۵۷ء کا مصباح دسمبر کے آخر میں شائع ہوکر سب کی خدمت میں پیش کیا جا سکے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس رسالہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ روح پرور تقریر جو حضور نے لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع پر فرمائی تھی اس کے علاوہ بعض اہم تصاویر ہوں گی۔ اس کا حجم بھی زیادہ ہے۔ لیکن قیمت فی پرچہ صرف ۱۰ آنہ ہوگی۔ جو بہنیں اور بھائی سالانہ چندہ صرف ۵ روپیہ پیشگی ادا فرمائیں گے ان کا یہ رسالہ سالانہ حساب میں ہی محسوب کیا جائے گا۔ امید ہے جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنیں اس کی خریداری کی طرف ضرور توجہ فرمائیں گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مدیرہ مصباح ربوہ

انصار اللہ کا اہم جلسہ

بتاریخ ۱۹ دسمبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ۔ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ اس جلسہ میں حضرت نائب صدر صاحب محترم کے علاوہ مکرم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب بھی انصار کو خطاب فرمائیں گے انشاء اللہ۔

احباب جلسہ میں شمولیت فرماکر مستفیض ہوں۔ انصار کی حاضری اس جلسہ میں ضروری ہے

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صیغہ امانت وخزانہ کی انتظامیہ کمیٹی کے لئے حاب داران صیغہ امانت کی طرف سے ایک نمائندہ منتخب کیا جاتا ہے۔ لہٰذا جملہ حساب داران صیغہ امانت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وہ مورخہ ۵۶-۱۲-۲۶ کو بعد نماز مغرب سٹیج جلسہ سالانہ پر تشریف لے آئیں تاکہ ان کی موجودگی میں اس نمائندہ کا انتخاب ہو سکے۔

افسر خزانہ ۔ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

پتہ مطلوب ہے

دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو بابا محمد دین صاحب عرف منشی ولد مانا موصی ۱۴۳۵ کا پتہ درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

تبصرہ

چالیس جواہر پارے

از محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب بالقابہ

(ایڈیشن دوم بعد اضافہ)

رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے لئے زندگی کے ہر شعبہ میں اسوہ حسنہ تھے۔ آپ کی پاک زندگی قرآن کریم کی عملی تصویر تھی یعنی آپ کا قول اور فعل قرآن کریم کی احسن تفسیر تھے۔

محترمی صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب احباب جماعت کی دینی اور اخلاقی تربیت کے لئے ہر لحظہ دردمند اور ہر جہت سے کوشاں رہتے ہیں۔ ان کی کوششوں کا ایک نہایت پیارا اور دلکش پھل "چالیس جواہر پارے" کی شکل میں چھ سال سے احباب کو میسر ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے فرمایا ہے "جب کبھی میں کوئی حدیث پڑھتا ہوں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں گویا رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شریک ہو کر حضور کے مقدس کلام سے مشرف ہو رہا ہوں" صاحبزادہ صاحب کے عرفان اور عشق رسول مقبول کا درجہ تو بہت بلند ہے ایک میرے جیسے ناچیز انسان کا بھی یہی تجربہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ہو وہ حدیث کے پڑھتے وقت اپنے ظرف اور انداز کے مطابق یہی احساس اپنے دل میں پاتا ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے چالیس حدیثوں کا انتخاب کرکے ان کا ترجمہ اور ان کی مختصر تشریح ساتھ شامل کردی ہے۔ یہ انتخاب گو مختصر ہے لیکن اسے ایک جامعیت بھی حاصل ہے۔ اس مختصر سے مجموعہ کے مطالعہ سے ہم میں سے ہر ایک اپنے ایمان کو تازہ۔ عشق نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تیز تر اور شوق مطالعہ حدیث کے عزم کو مضبوط تر کرسکتا ہے۔ تہذیب اخلاق کے تمام بنیادی اصول اس مختصر سے مجموعہ میں سمٹ کر آ گئے ہیں۔ درحقیقت اس انتخاب کا ایک ایک موتی اپنی ذات میں انمول ہے۔ اس مجموعے کا اختصار اس کی ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ یہ ایک ایسی شیرینی ہے جس کو چکھ لینے کے بعد ہر شخص اپنے دل میں حدیث کے مطالعہ کا ایک نیا ذوق پاتا ہے اور اس بے بہا خزانہ کی دولتوں پر مطلع ہوکر اسے زیادہ سے زیادہ مقدار میں حاصل کرنے پر مستعد ہو جاتا ہے

میں امید کرتا ہوں جماعت کے نوجوان خصوصیت سے اس قابل قدر تصنیف سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے اور اس کے مصنف کے حق میں دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے انہیں کامل صحت عطا فرما کر انہیں بیش از پیش خدمت کے مواقع عطا فرمائے اور انہیں اپنے مبارک ارادوں کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ظفر اللہ خان ۵۶-۱۲-۱۵

نوٹ حجم ۷۷ صفحہ قیمت دعائی ۸ /

ملنے کا پتہ: احمدیہ کتابستان ربوہ

جماعتی تربیت اور اس کے اصول

مذکورہ بالا عنوان کے تحت انصار اللہ مرکزیہ کے گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے ایک نہایت قیمتی مقالہ پڑھا تھا جسے احباب کے بے حد اصرار اور تقاضا پر کتابی رنگ میں شائع کر دیا گیا ہے۔ رسالہ کی قیمت ۵ / فی کاپی ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دفتر انصار اللہ مرکزیہ سے حسب ضرورت حاصل کیا جا سکتا ہے۔

جن احباب نے اس رسالہ کے لئے آرڈر بک کرائے ہوئے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دفتر سے رسالہ لے لیں۔ جن احباب کو فوری ضرورت ہو وہ اطلاع دیں تا انہیں فوری طور پر بھجوا دیا جائے۔ زیادہ تعداد میں منگوانے والے یہ بھی اطلاع دیں کہ بذریعہ ریل بھیجا جائے یا بذریعہ ڈاک۔ ریل کے ذریعہ منگوانا ہو تو قریب ترین ریلوے اسٹیشن کا پتہ تحریر کریں۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دعا

میرے بھائی چوہدری نور محمد صاحب کو ایک ماہ سے شدید بخار آرہا ہے اور ان کی اہلیہ بھی کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (چوہدری) عبدالحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہماری نئی زیر طباعت تالیف

بشاراتِ رحمانیہ جلد دوم

کے مندرجہ مضامین کی ایک جھلک

(۱) پیش لفظ ——— از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
(۲) مقدمۃ الکتاب ——— از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ
(۳) نذر عقیدت و مقصود و مطلوب ——— از عبد الرحمٰن مبشر مؤلف کتاب ہذا۔
(۴) رویاء و کشوف و الہام کی حقیقت علوم جدیدہ کی روشنی میں۔ از محترم ڈاکٹر میجر شاہ نواز صاحب لائلپور
(۵) اسلام میں رویاء و کشوف کی اہمیت اور اضغاث احلام سے اس کا امتیاز — از محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ
(۶) کفر و الحاد کے اس موجودہ دور میں خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان زندہ نشان — از محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ
(۷) مصلح موعود ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی جانشین اور برحق خلیفہ ہیں — از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس فاضل مبلغ بلاد عربیہ و یورپ
(۸) حضرت مسیح موعود و حضرت مصلح موعود کے بارے میں قرآن و احادیث و صحف سابقہ اور صلحاء امت محمدیہ اور بزرگان امم سابقہ کی نہایت واضح پیشگوئیاں — از مؤلف کتاب ہذا
(۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں اولیاء کرام اور پیران ذیشان کی تصدیقی بشارات
(۱۰) ہر قوم اور ہر ملک اور ہر طبقہ کے علماء کرام و سادات عظام اور دیگر معزز طالبان حق کی تازہ ایمان افروز بشارات (۱۱) رویاء و کشوف جو قبل از وقت بطور پیشگوئی وارد ہو کر پورے ہوئے از حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مبلغ مصر و شام و از محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال مبلغ یورپ

ہماری یہ کتاب اسلام کے زندہ مذہب اور حضور سرور دو عالم صلعم کے زندہ نبی ہونے اور حضرت امام الزمان مہدی دوران اور آپ کے پسر ذی شان موعود مصلح کے حق میں واضح بشارات و زبردست نشانات کی حامل ہے آپ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے ازدیاد ایمان اور غیر از جماعت عزیزان کو نور احمدیت سے منور کرنے کیلئے یہ آسمانی تحفہ حاصل کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کو دوسرے ایڈیشن کیلئے سراپا انتظار بننا پڑے اور یاران تیز گام محمل مراد کو جا لیں — ایک درجن سے زائد تصاویر سے مزین۔ کتابت نفیس۔ طباعت اعلیٰ۔ جلد عمدہ۔ ضخامت قریباً تین صد ۳۰۰ صفحات۔ قیمت مبلغ چار روپیہ برائے مجلد اور ۳/۸ برائے غیر مجلد۔ علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا عارضی پتہ :- مکتبہ بشارات رحمانیہ گول بازار ربوہ
اور مستقل پتہ :- دفتر ترجمۃ القرآن بطرز جدید بلاک ۲ ڈیرہ غازیخاں

المعلن عبد الرحمٰن مبشر مؤلف بشارات رحمانیہ موعود اقوام عالم قیام شریعت و غیرہ حال وارد ربوہ

اعانت

۱۔ عبد المجید صاحب مجید اینڈ کو۔ نیلا گنبد لاہور نے مبلغ پانچ بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔
۲۔ سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتہ نے مبلغ بیس روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
۳۔ خواجہ عبد الکریم صاحب خواجہ ریسٹورنٹ ربوہ نے مبلغ دو روپے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں۔

اعلان

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کا سالانہ اجلاس عام بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۶ء بوقت ۲ بجے بعد از نماز ظہر دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ واقع عمارت دفاتر صدر انجمن احمدیہ متصل دفتر نظارت علیا ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ حصہ داران الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے التماس ہے کہ وہ وقت مقررہ پر دفتر میں تشریف لاکر اجلاس میں شرکت فرمائیں۔

ایجنڈا حسب ذیل ہے

۱۔ سالانہ حسابات نفع و نقصان بیلنس شیٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۶ء
۲۔ انتخاب ڈائرکٹران کمپنی برائے سال آئندہ۔
۳۔ تقرر آڈیٹر برائے سال آئندہ۔
۴۔ کمپنی کے کام کو وسعت دینے کے متعلق مشورہ۔
۵۔ کوئی اور تجویز جو ممبر پیش کرنا چاہیں۔

چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

قاعدہ یسرنا القرآن

قاعدہ یسرنا القرآن ایک نہایت ہی بابرکت اور مفید چیز ہے۔ جس سے انسان چند ماہ میں قرآن کریم صحیح طور پر پڑھ لیتا ہے۔ بچوں کے لئے بہت مفید قاعدہ ہے۔ پاکستان اور بیرون پاکستان میں لوگ ہزاروں کی تعداد میں منگواتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

قیمت قاعدہ کلاں ۱۰/ قاعدہ خورد ۸/ پانچ روپے سے زیادہ کے خریدار کو بیس فی صدی کمیشن دیا جاتا ہے۔

مینیجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

لاہور میں روزنامہ الفضل

دارالتجلید۔ اردو بازار سے طلب کریں

دو مفید دوائیں

قرص نور
قابل رشک صحت اور طاقت کے لئے

پیام نور
ضعف جگر۔ یرقان۔ ضعف ہضم دائمی قبض اور خرابی خون کیلئے

ناصر دواخانہ ربوہ

اعلان نکاح

محمد مبارک احمد صاحب ابن میر محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر پسرور ضلع سیالکوٹ کا نکاح مؤرخہ ۸ ۱۲ ۵۶ کو عزیزہ نفیسہ نزہت ہمشیرہ ناصر احمد صاحب پال کے ہمراہ مکرمی قاضی محمد علی صاحب خطیب سیالکوٹ نے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا اور اسی روز رخصتانہ عمل میں آیا۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

نوٹ:۔ اس خوشی میں انہوں نے مبلغ پانچ روپے بطور امانت عطا فرمائے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء
کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری دیا جائیگا۔
(مینیجر الفضل ربوہ)

اعلان

چینی کے گجراتی برتن ٹی سیٹ، بالٹیاں ڈونگے گلدان۔ پلیٹس۔ پرچ پیالیاں ہماری دوکان پر پہنچ گئی ہیں آج ہی خریدئے تاکہ مایوس نہ ہونا پڑے

المشتہر ملک جی برادرز گولبازار ربوہ

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

الحجۃ البالغۃ

از قلم
حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی

اس کتاب میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مد ظلہ العالی نے ایک ایسے مسئلہ کو جو نہایت ہی اہمیت رکھتا ہے یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کو قرآن شریف سے نہایت ہی احسن طور پر ثابت کیا ہے اس کا ایک بار مطالعہ کر لینا ہر قسم کے شکوک و شبہات سے نجات دیتا ہے۔ دلائل نہایت زبردست اور طریقہ بیان نہایت زوردار ہے۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ حجم ۱۰۰ صفحہ

قیمت دس آنے صرف
تاجران کتب کے لئے ۲۵ فیصدی کمیشن

ملنے کا پتہ احمدیہ کتابستان ربوہ ضلع جھنگ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

اعلیٰ قسم کی منیاری۔ کراکری۔ اور ہوزری ارزاں نرخوں پر خریدنے کے لئے باجوہ جنرل سٹور ربوہ میں تشریف لائیے۔

مقصد زندگی و احکام ربانی

اسّی صفحہ کا رسالہ کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

آپ ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ کے مایہ ناز عطریات
داؤد جنرل اسٹور ربوہ سے
* خرید فرمائیں *

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

— رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵ —

خوشخبری

بعض ناساعد حالات کے تحت کچھ عرصہ بند رہنے کے بعد آپ کے دیرینہ خادم "فیاض ٹی سٹال" نے دوبارہ کاروبار شروع کر دیا ہے احباب کرام ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں

المشتہر پروپرائٹر فیاض ٹی سٹال
کچا گول بازار ربوہ